

آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ — نمبر تیرہ

نمبر تیرہ

Jeff Pippenger

2026-05-28

ایک سو چوالیس ہزار کے ایک بنیادی نشان کے طور پر، پطرس 2026 میں پنیاس میں کھڑا ہے اور 18 جولائی 2020 کی جھوٹی پیشین گوئی کی اصلاح کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں اس کا کام یوشیاہ لچ کی 11 اگست 1840 کی تصحیح اور سموئیل اسنو کی 22 اکتوبر 1844 کی تعیین کے کام کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ لچ کی تصحیح نے پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی، اور اسنو کی تعیین نے دوسرے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی قوت یابی تیسرے فرشتے کے پیغام کی قوت یابی کی مثالی تمثیل ہے۔ پہلے اور دوسرے کی خصوصیات تیسرے میں ایک ایسے امتزاج کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں جس میں ایک بیرونی ہلاکت کا پیغام اور دس کنواریوں کی تمثیل کی ادھی رات کی پکار کا اندرونی پیغام شامل ہے۔

نبوت کی ثلاثگانہ تطبیق میں، پہلی اور تیسری — جو ابتدا اور انتہا بھی ہیں — باہمی متوازی خصوصیات کی حامل ہوں گی۔ حال ہی میں ایک بھائی نے مکاشفہ نو کی پہلی ہلاکت سے متعلق کئی حقائق منکشف کیے ہیں، جو، جب الفا اور اومیگا کے اصول کے تحت منطبق کیے جائیں، تو مکاشفہ گیارہ کے "زلزلہ" کی ایک اور گہری تصدیق کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ میں سنڈے لا ہی وہ "زلزلہ" ہے جس کی پہلی تکمیل فرانسیسی انقلاب میں ہوئی، جب فرانس، جو دانی ایل کی کتاب میں مشرکانہ روم کے نبوی ڈھانچے کو تشکیل دینے والی دس قوموں میں سے ایک حصہ تھا، منہدم کر دیا گیا۔ پس، باب گیارہ کہتا ہے کہ شہر کا دسواں حصہ گر پڑا۔

اور اسی گھڑی ایک بڑا زلزلہ آیا، اور شہر کا دسواں حصہ گر پڑا، اور اس زلزلہ میں سات ہزار آدمی مارے گئے؛ اور باقی لوگ دہشت زدہ ہو گئے، اور آسمان کے خدا کو جلال دیا۔ مکاشفہ 11:13۔

اس آیت کے فوراً بعد تیسرے افسوس کا اسلام آ پہنچتا ہے۔

دوسری ہلاکت گزر گئی؛ اور دیکھو، تیسری ہلاکت جلد آنے والی ہے۔ مکاشفہ 11:14۔

اولین پیش روؤں نے توقع کی تھی کہ "تیسری ہلاکت" فوراً دوسری ہلاکت کے بعد آئے گی، لیکن جس لفظ کا ترجمہ "جلدی" کیا گیا ہے، اُس کے معنی اچانک اور غیر متوقع طور پر ہیں، اور یہی اسلام کے حیرت انگیز حملوں کی خصوصیت ہے۔ تیسری ہلاکت 22 اکتوبر 1844 کو، جیسا کہ ان پیش روؤں نے قیاس کیا تھا، آنے والی نہ تھی؛ بلکہ جب وہ آتی تو "اچانک اور غیر متوقع طور پر" واقع ہوتی، جیسا کہ 9/11 میں ہوا، اور یوں یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر لگنے کے آغاز کی علامت بنتی ہے، جو اتوار کے قانون کے زلزلہ سے کچھ ہی پہلے اختتام پذیر ہوتی ہے۔

اتوار کے قانون کا "زلزلہ" "زمین" کے درندے کا ہلایا جانا ہے، اور جب 9/11 پیش آیا، تو سپسٹر وائٹ نے اس کی نشان دہی یوں کی کہ خداوند "زمین کو سختی سے ہلا دینے" کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا۔ مہر لگائے جانے کے آغاز میں بھی اور اس کے اختتام پر بھی، زمین کا درندہ ہلایا جاتا ہے؛ یوں "بڑا زلزلہ" واقع ہوتا ہے۔

"میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ میں نے کہا ہے، جب میں نے وہاں ان عظیم عمارتوں کو ایک کے بعد ایک منزل بلند ہوتے دیکھا، کیا ہی ہولناک مناظر رونما ہوں گے جب خداوند زمین کو سختی سے ہلا دینے کے لیے اُٹھے گا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔" Review and Herald, July 5, 1906۔

خداوند اُس وقت "اُٹھ کھڑا ہوتا ہے" جب اُس کے تدبیری کام میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، جیسا کہ اُس وقت ہوا جب استیفان کو سنگسار کیا گیا، اور 22 اکتوبر 1844ء کو، جب مردوں کی عدالت شروع ہوئی۔ جب زندوں کی عدالت 9/11 کو شروع ہوئی، تو خداوند پھر اُٹھ کھڑا ہوا، اور پھر اُس نے زمینی درندے کو ہلا دیا، جیسا کہ وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے اختتام پر کرے گا، جب وہ اپنے تدبیری کام کو اپنی کلیسیا سے اُن لوگوں کے اپنے دوسرے ریور کی طرف منتقل کرے گا جو ابھی تک بابل میں ہیں۔

بھائی دانی ایل نے جو دریافت کیا ہے وہ پہلی ہائے کی وہ خصوصیات ہیں جو باب گیارہ کے "بڑے زلزلہ" کی گواہی کے ساتھ، تاریخ اور اولین علمبرداروں کی اُس تاریخی سمجھ کے مطابق ہم آہنگ ہیں جس نے پہلی ہائے کی تکمیل کی۔

اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا، اور میں نے ایک ستارے کو آسمان سے زمین پر گرتے دیکھا؛ اور اسے اتھاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔ اور اس نے اتھاہ گڑھا کھولا؛ اور اس گڑھے میں سے ایک بڑے بھٹے کے دھوئیں کی مانند دھواں اُٹھا؛ اور گڑھے کے دھوئیں کے سبب سورج اور ہوا تاریک ہو گئے۔ اور اسی دھوئیں میں سے ٹڈیاں زمین پر نکلیں؛ اور انہیں ایسی قدرت دی گئی، جیسی زمین کے بچھوؤں کو قدرت حاصل ہے۔ اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ نہ زمین کی گھاس کو نقصان پہنچائیں، نہ کسی ہری چیز کو، نہ کسی درخت کو؛ بلکہ صرف ان آدمیوں کو جن کی پیشانیوں پر خدا کی مہر نہیں ہے۔ مکاشفہ 1:9-4۔

اولین پیشواؤں نے درست طور پر ان آیات کا اطلاق اُس تاریخ پر کیا جس نے محمد کو متعارف کرایا، جو 570 میں پیدا ہوئے، 606 میں قبائل کو متحد کیا، 610 میں اپنی پہلی وحی پائی، 622 میں مدینہ کی طرف ہجرت کی، 624 میں اپنی جنگ کا آغاز کیا، اور 632 میں وفات پائی۔ "اتھاہ گڑھا" نبوتی طور پر شیطان کے ایک نئے ظہور کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن محمد کا آغاز عرب میں ہوا، جو اپنے وسیع صحراؤں کے سبب اتھاہ گڑھا بھی کہلاتا ہے۔

محمد 606 میں نبیانہ بادشاہ بن گیا، یا جیسا کہ اسے موسوم کیا گیا، "الامین"، جب اس نے مختلف قبائل کے درمیان اس نزاع کو طے کیا جو اس مخصے میں مبتلا تھے کہ کعبہ کے "سیاہ پتھر" کے سنگ بنیاد کو واپس رکھنے کی اجازت کس کو دی جائے۔ کعبہ ایک مکعب نما عمارت ہے (اسی لیے اس کا نام "کعبہ" ہے، جس کے معنی عربی میں "مکعب" کے ہیں) جو سعودی عرب میں مکہ کی مسجد حرام کے وسط میں واقع ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 43 فٹ، چوڑائی گیارہ فٹ، اور لمبائی 10 فٹ ہے۔ یہ گرینائٹ اور سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے، اور اس پر سیاہ ریشم اور روئی کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ کعبہ محمد سے بہت پہلے سے موجود تھا اور اسلامی روایت کے مطابق، اسے اصل میں ابراہیم اور اس کے بیٹے اسماعیل نے ایک خدا (اللہ) کی عبادت گاہ کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ صدیوں کے دوران، یہ بتوں سے بھر گیا اور عرب قبائل کی طرف سے ایک مشرکانہ مزار کے طور پر استعمال ہونے لگا۔

کعبہ اسلامی دنیا کا روحانی مرکز ہے—ایک سادہ، قدیم عمارت جو توحید، وحدت، اور ابراہیمی ایمان اور اسلام کے باہمی ربط کی علامت ہے۔ مسلمان اسے لفظی معنی میں "خدا کا گھر" نہیں سمجھتے، بلکہ عبادت کے لیے خدا کی طرف سے مقرر کردہ ایک مرکز توجہ قرار دیتے ہیں۔ اُس دور میں، جب کعبہ منہدم ہو چکا تھا اور پھر ازسرنو تعمیر کیا گیا، اسی کے دوران محمد کے اعمال سے اُن کی قیادت کا آغاز ہوا۔

ایک اچانک آنے والے سیلاب نے کعبہ کو نقصان پہنچایا اور قریش کے قبیلے نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ جب حجر اسود کو اس کے گوشے میں دوبارہ نصب کرنے کا وقت آیا تو مختلف خاندان اس بات پر جھگڑنے لگے کہ یہ شرف کس کو حاصل ہو۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جو اگلا شخص اس مقام میں داخل ہوگا، وہی فیصلہ کرے گا۔ محمد اندر آئے، اور انہوں نے دانش مندی سے اس نزاع کو حل کر دیا: انہوں نے

حجرِ اسود کو ایک کپڑے پر رکھا، ہر خاندان کے ایک نمائندے کو اسے اکٹھے اٹھانے دیا، سب نے مل کر اسے اٹھایا، اور پھر انہوں نے خود اسے اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔ اس واقعے نے انہیں اہل مکہ کے درمیان بڑا احترام دلایا اور "الامین" ("قابل اعتماد") کا لقب عطا کیا۔ یہ قبل از نبوت نمایاں واقعات میں سے ایک ہے جسے بہت سی زمانی ترتیبوں میں خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ "حجرِ اسود" وہ بنیاد کا پتھر تھا جسے محمد نے نصب کیا، جو اسلام پر نبوی بادشاہ ہیں۔ سیاہ بنیاد کا پتھر مسیح (حقیقی بنیاد کے پتھر) کی ایک آشکار جعلی مماثلت ہے، اور بتوں کے داخل کیے جانے کے برسوں بعد خانہ کعبہ کی خرابی بھی محمد ہی کے ذریعے درست کی گئی۔

قریش کے صلح حدیبیہ کو توڑ دینے کے بعد، محمد تقریباً 10,000 مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مکہ کی جانب بڑھے۔ شہر نے نہایت قلیل لڑائی کے ساتھ ہتھیار ڈال دیے۔ پھر محمد کعبہ میں داخل ہوئے، اس کے اندر موجود 360 بتوں کو توڑ ڈالا، اور اس عبادت گاہ کو ایک خدا (اللہ) کی عبادت کے لیے دوبارہ مخصوص کر دیا۔ یوں اسلام کے بادشاہ، محمد، نے سنگ بنیاد رکھا، اور انہوں نے ہیکل کو بت پرستی سے پاک کیا۔

مکاشفہ کی کتاب میں تین قوتیں ہیں جو اتھاہ گڑھے سے نکلتی ہیں، اور ان میں سے ہر ایک جعلی مسیح کی نمائندگی کرتی ہے۔ شیطان، یعنی اژدہا، حق تعالیٰ کی مانند ہونا چاہتا ہے، اس کے تخت اور اُس کی کلیسیا پر متمکن ہو کر۔

اے صبح کے فرزند، اے لوسیفر، تو آسمان سے کیسے گر پڑا! اے وہ جو قوموں کو کمزور کرتا تھا، تو کس طرح زمین پر کاٹ کر گرا دیا گیا! کیونکہ تو نے اپنے دل میں کہا تھا، میں آسمان پر چڑھوں گا، میں خدا کے ستاروں سے بلند اپنا تخت قائم کروں گا؛ اور میں شمالی اطراف میں، جماعت کے پہاڑ پر بھی بیٹھوں گا؛ میں بادلوں کی بلندیوں سے بھی اوپر چڑھوں گا؛ میں حق تعالیٰ کی مانند ہو جاؤں گا۔ لیکن تو پاتال میں، گڑھے کی تہوں تک، نیچے اتارا جائے گا۔ یسعیاہ 14:12-15۔

الحاد کا اژدہا مکاشفہ گیارہ میں اتھاہ گڑھے سے نکلا، اور کیتھولکیت کا درندہ اُس وقت اتھاہ گڑھے سے اوپر آتا ہے جب اُس کا مہلک زخم شفا پا جاتا ہے۔

وہ حیوان جسے تُو نے دیکھا تھا، وہ تھا اور اب نہیں ہے؛ اور وہ اتھاہ گڑھے میں سے نکلے گا اور ہلاکت میں جا پڑے گا؛ اور زمین کے باشندے حیران ہوں گے، جن کے نام عالم کی بنیاد ڈالے جانے سے کتاب حیات میں لکھے نہ گئے تھے، جب وہ اُس حیوان کو دیکھیں گے جو تھا، اور اب نہیں ہے، اور پھر بھی ہے۔ مکاشفہ 17:8۔

کیتھولکیت کا حیوان اتوار کے قانون کے وقت، جب سہ گانہ اتحاد قائم کر دیا جاتا ہے، زمین کے تخت اقتدار پر چڑھتا ہے۔ اژدہا کی مانند، کیتھولکیت اپنے آپ کو خدا ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، جیسا کہ پولس نے نہایت بجا طور پر بیان کیا۔

کسی طرح بھی کوئی تمہیں فریب نہ دے، کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے برگشتگی نہ واقع ہو، اور وہ مرد گناہ، یعنی ہلاکت کا فرزند، ظاہر نہ ہو جائے؛ جو ہر اُس سے مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو اُس سب پر بلند کرتا ہے جو خدا کہلاتا ہے یا معبود مانا جاتا ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا کے ہیکل میں خدا بن کر بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہی خدا ہے۔ 2 تھسلونیکیوں 2:3، 4

اژدے کی مانند، کیتھولکیت کا درندہ بھی ضد مسیح ہے؛ دونوں خدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور دونوں کی آخری ہلاکت ان کی بائبل کی گواہی کے ساتھ وابستہ ہے، کیونکہ اژدہا جہنم میں گرا دیا جاتا ہے، اور درندہ ہلاکت کا فرزند ہے۔ اور ہلاکت سے مراد آخری تباہی ہے۔

"آسمان میں جس بغاوت کا آغاز اُس نے کیا تھا، اُسے انجام تک پہنچانے کے لیے دجال کا عزم نافرمانی کے فرزندوں میں بدستور کارفرما رہے گا۔" Testimonies, volume 9, 230

”روم کے پوپ کے وسیلہ سے اسی کام کو یہاں زمین پر جاری رکھا گیا ہے جو تاریکی کے شہزادہ کے اخراج سے پہلے آسمان کی عدالتوں میں جاری تھا۔ شیطان نے آسمان میں خدا کی شریعت کی اصلاح کرنے، اور اپنی طرف سے ایک ترمیم پیش کرنے کی کوشش کی۔ اُس نے اپنے خالق کے فیصلے پر اپنے ہی فیصلہ کو بلند کیا، اور اپنی مرضی کو یہوواہ کی مرضی سے برتر ٹھہرایا، اور اس طرح عملاً یہ اعلان کیا کہ خدا خطا کا امکان رکھتا ہے۔ پوپ بھی یہی روش اختیار کرتا ہے اور اپنے لیے عصمت از خطا کا دعویٰ کرتے ہوئے خدا کی شریعت کو اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے، اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے ہوئے کہ وہ اُن اغلاط کی اصلاح کرے جو اُس کے خیال میں آسمان و زمین کے خداوند کے قوانین اور احکام میں موجود ہیں۔ وہ عملاً دنیا سے کہتا ہے، میں تمہیں یہوواہ کے قوانین سے بہتر قوانین دوں گا۔ یہ آسمان کے خدا کی کتنی بڑی اہانت ہے!“ Signs of the Times، 19 نومبر 1894۔

اسلام، جس کی نمائندگی ساتویں صدی کی تاریخ میں محمد نے کی، اس وقت بھی اتھاہ گڑھے سے نکلا جب وہ کنجی جو محمد کو دی گئی تھی، گھمائی گئی۔ جب گڑھا کھولا گیا تو اس میں سے ”دھواں“ نکلا جس نے سورج اور فضا کو تاریک کر دیا۔ اولین علمبرداروں نے درست طور پر شناخت کیا کہ وہ ”کنجی“ جس نے گڑھے کو کھولا، نینوہ کی جنگ تھی۔

جب ہم مکاشفہ باب نو کی پہلی تین آیات کے پاس پیش رو فہم کی روشنی میں، نبوت کے سہ گانہ اطلاق کے سیاق میں آتے ہیں، تو ہم پاتے ہیں کہ اُن آیات کی نبوتی خصوصیات، جو پہلی ہلاکت کی نمائندگی کرتی ہیں، اُس تیسری ہلاکت کی نبوتی خصوصیات کی تمثیل پیش کرتی ہیں جو عظیم زلزلہ کے وقت ”جلد“ آ پہنچتی ہے۔ اتوار کے قانون کی نمائندگی نینوہ کی لڑائی کرتی ہے۔

پیٹر نیش ول کے آتشیں گولوں سے متعلق جھوٹی پیش گوئی کی اصلاح کرنے کا ذمہ دار ہے، اور وہ تسلیم کرتا ہے کہ نیش ول پر آتشیں گولوں کے بارے میں ایلن واٹ کی تنبیہ کا درست اطلاق ”تقریباً“ کامل طور پر بت پرستی کے حوالے کی جا چکی ہزاروں شہروں کی ہلاکت کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے۔

نیش ول کے آتشیں گولے شہروں پر تباہی کے ایک دور کے آغاز کی علامت ہیں، اور وہ مختصر نصف اللیل کی پکار کے پیغام کے اعلان کے آغاز کی بھی نشان دہی کرتے ہیں۔ وہ پیغام اسلام کی طرف سے ایک غیر متوقع حملے سے شروع ہوتا ہے، اور یہ دور عظیم زلزلے کے وقت اسلام کی طرف سے ایک غیر متوقع حملے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ نصف اللیل کی پکار کے اعلان کا یہ دور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کے خاتمے کی نشان دہی کرتا ہے، جو 9/11 کو اسلام کے غیر متوقع حملے سے شروع ہوا تھا۔

تب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی بلعام اور گدھی کی لکیر کے مطابق شروع ہوئی، جہاں تین ضربیں ہیں جو اتوار کے قانون پر جا کر منتهی ہوتی ہیں، لیکن جہاں دوسری غیر متوقع یورش میں 7 اکتوبر 2023 کو قدیم جلالی سرزمین پر حملہ شامل ہے، اور پھر نیش ول کے آتشیں گولوں پر۔ تمام لکیریں باہم متفق ہیں، اور پطرس سمجھتا ہے کہ ان حقائق کا کھولا جانا، جنہیں اُس مٹی جھاڑنے والے آدمی کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو بکھرے ہوئے جواہرات کو سمیٹ کر صندوقچے میں ڈال دیتا ہے، یہوداہ کے قبیلے کے شیر کا کام ہے۔

یہوداہ کا شیر نیش ول سے متعلق پطرس کے درست کیے گئے پیغام کی نشان دہی یوں کرتا ہے کہ وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے آخری دور میں واقع ہوتا ہے، جس کی نمائندگی دانی ایل گیارہ کی آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں کی گئی ہے، اور زیادہ خاص طور پر اسی باب کی آیات گیارہ سے پندرہ میں ظاہر کردہ اس پوشیدہ تاریخ کے حصے میں۔ اُن آیات میں رافیہ کی لڑائی اور پانیئم کی لڑائی آیت سولہ کے اتوار کے قانون تک لے جاتی ہیں، جس کی نمائندگی اکتیوم کی لڑائی سے کی گئی ہے۔ جب پانیئم کی لڑائی اتوار کے قانون پر اکتیوم کی لڑائی سے مل جاتی ہے، تو نینوہ کی لڑائی بھی

دوبارہ دہرائی جاتی ہے۔

اسلام کے بادشاہ محمد کو دی گئی "کنجی" — جس کا نام نہ صرف اسلام کی فطرت کی نمائندگی کرتا ہے، بلکہ تباہی کے اُس مقام کی بھی نشان دہی کرتا ہے جو نینوہ کی لڑائی سے موسوم ہے۔ اُس بادشاہ کا نام "عبرانی زبان میں ابدون ہے،" اور "یونانی زبان میں اُس کا نام اپلیون ہے۔" یونانی اور عبرانی زبانیں عہد عتیق اور عہد جدید پر زور دیتی ہیں اور ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ابدون کے معنی "تباہی کا مقام" ہیں اور اپلیون کے معنی "تباہ کرنے والا" ہیں۔ مکاشفہ نو کی گیارہویں آیت میں اسلام پر حاکم بادشاہ محمد ہے، لیکن وہ "اتھاہ گڑھے کا فرشتہ" بھی ہے، جو شیطان ہے۔ جس طرح پوپ زمین پر شیطان کے دستِ راست کے طور پر مخالفِ مسیح ہے، اسی طرح محمد بھی براہِ راست شیطان، یعنی اتھاہ گڑھے کے فرشتے، کے زیر اختیار ہے۔

اتوار کے قانون کے وقت یہ سہ گانہ اتحاد دنیا پر مسلط کر دیا جاتا ہے، اور وہ مہلک زخم جو 1798 میں پاپائیت پر لگایا گیا تھا، اور یوں تاریک ادوار کے خاتمہ کی علامت ٹھہرا تھا، شفا پا جاتا ہے۔ جب یہ مہلک زخم بھر جاتا ہے تو تاریک ادوار کا دوسرا دور آ پہنچتا ہے، اور اس عظیم زلزلہ کے وقت جو اتوار کا قانون ہے، اسلام کنجی پھیرتا ہے، اور بھٹی کے دھوئیں کی مانند دھواں سورج اور ستاروں کو ڈھانپ لیتا ہے، کیونکہ تاریکی پھر لوٹ آتی ہے۔ نینوہ کی لڑائی اتوار کے قانون کے وقت دہرائی جاتی ہے، کیونکہ یہی وہ کنجی ہے جو تاریکی کے دوسرے دور کو لاتی ہے۔ وہاں قومی ارتداد کے بعد قومی ہلاکت آتی ہے۔ وہاں "فعال استبداد" کامل غلبہ رکھتا ہے، کیونکہ اسلام کا وہ دھواں جو نینوہ کی لڑائی میں سورج اور ستاروں کو تاریک کر دیتا ہے، جلتی ہوئی بھٹی کی مانند ہے۔ "جلتی ہوئی بھٹی" ابراہیم کے ساتھ خدا کے عہد کا ایک جز تھی۔

اور یوں ہوا کہ جب سورج ڈوب گیا اور اندھیرا چھا گیا تو دیکھو، ایک دھواں اُگلتی بھٹی اور ایک جلتا ہوا چراغ اُن ٹکڑوں کے درمیان سے گزرے۔ پیدائش 15:17۔

دھواں اُگلتے والی بھٹی، جو ابرام کی عہدی قربانیوں کے ٹکڑوں کے درمیان سے گزری، اُس نے مصر کی اُس غلامی کی نشان دہی کی جو تیرھویں آیت کے اقتباس میں بیان کی گئی ہے۔

اور اُس نے ابرام سے کہا: یقین جان کہ تیری نسل ایک اپسی سرزمین میں، جو اُن کی نہ ہوگی، پردیسی ہوگی، اور وہ اُن کی خدمت کریں گے؛ اور وہ انہیں چار سو برس تک دکھ دیں گے۔ پیدائش 15:13۔

ایک "دہکتی بھٹی"، جیسے دانی ایل کے باب تین میں نبوکدنصر کی بھٹی، غلامی اور اسیری کی نمائندگی کرتی ہے، جیسا کہ شدراک، میٹسک اور عبدنگو کی حالت تھی۔

"لیکن اپنی مقررہ راہ کے وسیع مدار میں گردش کرنے والے ستاروں کی مانند، خدا کے مقاصد نہ جلدی کو جانتے ہیں نہ تاخیر کو۔ بڑی تاریکی اور دھواں اٹھانے والی بھٹی کی علامتوں کے ذریعے خدا نے ابراہام پر مصر میں اسرائیل کی غلامی ظاہر کی تھی، اور اعلان کیا تھا کہ اُن کی پردیسی کی مدت چار سو برس ہوگی۔ اُس نے فرمایا، 'اور بعد میں وہ بڑی دولت کے ساتھ نکل آئیں گے۔' پیدائش 15:14۔ "The Desire of Ages, 33"

لیکن خداوند نے تمہیں لے لیا، اور تمہیں لوے کی بھٹی یعنی مصر سے نکال لایا، تاکہ تم اُس کے لیے میراثی قوم ٹھہرو، جیسا کہ آج کے دن ہو۔ استئنا 4:20۔

وہ دھواں جو سورج اور چاند کو تاریک کر دیتا ہے جب نینوہ کی لڑائی کی کنجی گھمائی جاتی ہے، اُس ایذارسانی کی نشان دہی کرتا ہے جو سنڈے لاء پر پوری شدت کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ یوں تاریک قرون وسطیٰ کی ایذارسانی پھر دہرائی جاتی ہے۔ پیش روؤں نے بجا طور پر اس امر کی نشان دہی کی کہ نینوہ کی لڑائی وہ "کنجی" تھی جس نے 627 میں اسلام کو نبوتی تاریخ میں پہلی آفت کے طور پر

داخل کیا۔ یہ لڑائی روم اور فارس کے درمیان تھی، اور یہ روم کی فتح کی نمائندگی کرتی تھی، مگر وہ ایسی فتح تھی جسے پیری کی فتح کہا جاتا ہے؛ ایسی فتح جو درحقیقت فاتح ہی کے لیے ضرر رساں ہو۔ یہ تعبیر ایپيروس کے بادشاہ پیریس کی ایک فتح سے ماخوذ ہے۔ رومیوں کے خلاف دو لڑائیوں (280 قبل مسیح میں ہیراکلیا اور 279 قبل مسیح میں اسکولم) کے بعد اُس نے رومی لشکر کو شکست دی، لیکن اپنی ہی فوج کا ایک بہت بڑا حصہ کھو دیا۔ روایت کے مطابق اُس نے پھر کہا، "ایسی ایک اور فتح، اور ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

نینوہ کی جنگ روم کے لیے ایک حکمت عملی پر مبنی فتح تھی، لیکن اس کے اختتام پر نہ روم میں اور نہ فارس میں اس کے بعد اسلام کے یلغار کا مؤثر مقابلہ کرنے کی طاقت باقی رہی۔ نینوہ کی جنگ کی جدید تکمیل میں فارس سے مراد ریاستہائے متحدہ ہے اور روم سے مراد پاپائیت ہے۔ مادی-فارس ایک دو سینگوں والی قوت کے طور پر ریاستہائے متحدہ کی دو سینگوں والی قوت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اتوار کے قانون کے وقت ریاستہائے متحدہ محض ایک سینگ رہ جاتا ہے، کیونکہ اتوار کے قانون تک پہنچتے پہنچتے حیوان کی مورت قائم کی جا چکی ہوتی ہے، اور اس کی تشکیل دونوں سینگوں کو ایک میں مجتمع کرنے پر مشتمل ہوتی ہے۔ دانی ایل آٹھ میں دو سینگ ہیں جو مادی-فارسی سلطنت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور فارسی سینگ بعد میں نکلا۔

پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا، اور کیا دیکھتا ہوں کہ دریا کے سامنے ایک مینڈھا کھڑا تھا جس کے دو سینگ تھے؛ اور دونوں سینگ اونچے تھے، لیکن ایک دوسرے سے زیادہ اونچا تھا، اور جو زیادہ اونچا تھا وہ بعد میں نکلا۔ دانی ایل 8:3۔

ریپبلکن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم کے اعتبار سے ریاستہائے متحدہ کے دو سینگ اُس وقت ایک ہو جاتے ہیں جب کلیسیا اور ریاست مل کر حیوان کی شبیہ قائم کرتے ہیں۔ یہ تشکیل اپنی کامل تکمیل اُس وقت کو پہنچتی ہے جب اتوار کے قانون میں حیوان کا نشان نافذ کیا جاتا ہے۔ یہ امر ریاستہائے متحدہ کو اتوار کے قانون کے وقت محض فارس کے طور پر متعین کرتا ہے۔ فارس نینوہ کی لڑائی میں روم کے ہاتھوں مغلوب ہوا تھا۔ روم نے فارس کو کس طرح شکست دی، یہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ رومی شہنشاہ برقل کی فوجی چالوں کے سبب تھا۔

سادہ الفاظ میں، ہراکلیوس نے ایک اچانک حملہ انجام دیا، نہ کہ ایک سیدھا سادہ پیش قدمی پر مبنی حملہ۔ حیرت کو ممکن بنانے کے لیے اُس کی کوششیں تاریخ میں مذکور ہیں۔ اس اچانک حملے میں اُس کا یہ فیصلہ بھی شامل تھا کہ وہ موسم سرما میں حملہ کرے، جو اُن تاریخی ادوار میں غیر معمولی بات تھی، لیکن معاملہ یہیں تک محدود نہ تھا۔ ہراکلیوس نے اپنی یلغار ستمبر 627 کے وسط میں شمال سے (آرمینیائی مرتفعات سے) شروع کی۔ جنوب کی سمت براہ راست فارسی دارالحکومت تیسفون کی طرف متوقع راستہ اختیار کرنے کے بجائے، اُس نے ایک وسیع قوس بنائی اور سرحدی علاقوں کے ساتھ جنوب مشرق کی طرف بڑھا (تقریباً موجودہ ترکی۔ ایران سرحد کے مطابق)۔ پھر اُس نے جنوب اور مغرب کی طرف رخ کیا اور 1 دسمبر 627 کو دریائے عظیم زاب کو عبور کیا۔ اس طرح اُس کی فوج نینوی کے مرتفع پر (دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر)، قدیم نینوی کے کھنڈرات کے قریب پہنچ گئی۔ یہ نقل و حرکت فارسی افواج کے لحاظ سے جنوب سے شمال کی جانب تھی—یعنی اُس کے بالکل برعکس جس کی فارسی توقع کر رہے تھے۔ انہیں توقع تھی کہ وہ تیسفون کی طرف جنوب کی جانب اپنا دباؤ جاری رکھے گا۔ اس نے فارسی کمانڈر ریزادھ کو بے خبر پا لیا اور اسے مجبور کیا کہ وہ ہراکلیوس کا ایسے ناموافق علاقے میں تعاقب کرے۔ اس نے رومیوں کو یہ موقع دیا کہ وہ نینوی کے قریب میدانوں میں میدان جنگ کا انتخاب کریں۔ اس چال نے رومیوں کو فارسی افواج کے درمیان پھنس جانے سے محفوظ رکھا اور ضرورت پڑنے پر اُن کے لیے انخلا کا راستہ بھی مہیا کیا۔ جنگ کے دن کی دھند اور خود لڑائی کے دوران پسپائی کا جھوٹا حربہ، ان سب کے ساتھ، اچانک پن کی کئی تہیں موجود تھیں۔ موسم سرما کی یہ جرات مندانہ یلغار اور فارسی قلمرو کے اندر گہرائی تک پہلوگیر راستہ،

برا کلیوس کی عظیم ترین عسکری کامیابیوں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے فارسی اعتماد کو پاش پاش کرنے میں مدد دی اور اس طویل جنگ میں بالآخر رومی فتح کے لیے نہایت اہم کردار ادا کیا۔

نینوہ کی جنگ میں، جو طلوع فجر سے لے کر گیارہویں گھڑی تک نہایت شدت سے لڑی گئی، فارسیوں سے اٹھائیس علم چھین لیے گئے، علاوہ اُن کے جو ٹوٹ یا پھٹ گئے ہوں؛ اُن کی فوج کا بڑا حصہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، اور فاتحین (رومیوں) نے اپنا نقصان پوشیدہ رکھتے ہوئے رات میدان ہی میں گزاری۔ اسور کے شہر اور محلات پہلی بار رومیوں کے لیے کھول دیے گئے۔

"رومی شہنشاہ اُن فتوحات سے مستحکم نہ ہوا جو اُس نے حاصل کیے؛ اور اسی وقت، اور انہی وسائل کے ذریعے، عرب سے سرسینوں کی انبوہ جماعتوں کے لیے بھی ایک راہ ہموار ہو گئی، جو اسی خطے سے ٹڈیوں کی مانند نکلیں، اور اپنے گزر کے ساتھ ساتھ محمدی عقیدہٴ تاریک و فریبندہ کو پھیلاتی ہوئی، جلد ہی فارسی اور رومی دونوں سلطنتوں پر چھا گئیں۔"

اس حقیقت کی اس سے زیادہ کامل توضیح مطلوب نہیں ہو سکتی جو گبن کے اُس باب کے اختتامی کلمات میں فراہم کی گئی ہے، جس سے مذکورہ بالا اقتباسات لیے گئے ہیں۔ "اگرچہ برا کلیس کے علم تلے ایک فاتح فوج منظم کر دی گئی تھی، تاہم یہ غیر فطری کوشش بظاہر ان کی قوت کو استعمال میں لانے کے بجائے اسے نڈھال کر گئی۔ جب کہ شہنشاہ قسطنطنیہ یا یروشلم میں فتح مندی کا جشن منا رہا تھا، شام کی سرحدوں پر واقع ایک غیر معروف قصبہ سراقہ کے ہاتھوں لوٹ لیا گیا، اور اس کی امداد کے لیے پیش قدمی کرنے والی کچھ فوجوں کو انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہ ایک معمولی اور حقیر سا واقعہ ہوتا، اگر یہ ایک عظیم انقلاب کا دیباچہ نہ ہوتا۔ یہ لٹیرے محمد کے رسول تھے؛ ان کی جنون آمیز دلیری صحرا سے ابھر آئی تھی؛ اور اس کے عہد حکومت کے آخری آٹھ برسوں میں، برا کلیس نے عربوں کے ہاتھوں وہی صوے کھو دیے جو اس نے فارسیوں سے چھین کر واپس لیے تھے۔"

"فریب اور جوش مذہبی کی روح، جس کا مسکن آسمانوں میں نہیں، زمین پر چھوڑ دی گئی۔ اتاہ گڑھے کو کھولنے کے لیے صرف ایک کنجی درکار تھی، اور وہ کنجی خسرو کا سقوط تھا۔ اس نے مکہ کے ایک گمنام شہری کے خط کو حقارت کے ساتھ چاک کر ڈالا تھا۔ لیکن جب وہ اپنی 'شعلہ بار جلالت' سے ڈوب کر تاریکی کے اُس برج' میں جا پڑا جس میں کوئی نگاہ نفوذ نہ کر سکتی تھی، تو محمد کے نام کے سامنے خسرو کا نام ناگہاں فراموشی میں چلا جانا تھا؛ اور ہلال گویا اپنے طلوع کے لیے محض اس ستارے کے غروب ہونے کا منتظر تھا۔ خسرو، اپنی مکمل شکست و زوال اور سلطنت کے فقدان کے بعد، سنہ 628 میں قتل کر دیا گیا؛ اور سنہ 629 پر 'عرب کی فتح' اور 'سلطنتِ روم کے خلاف محمدیوں کی پہلی جنگ' کا نشان ثبت ہے۔ 'اور پانچویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا، اور میں نے ایک ستارے کو آسمان سے زمین پر گرتے دیکھا؛ اور اسے اتاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔ اور اس نے اتاہ گڑھے کو کھولا۔' وہ زمین پر گرا۔ جب سلطنتِ روم کی قوت نڈھال ہو چکی تھی، اور مشرق کا عظیم بادشاہ اپنے تاریکی کے برج میں مردہ پڑا تھا، تو شام کی سرحدوں پر واقع ایک گمنام بستی کی غارت گری 'ایک عظیم انقلاب کا دیباچہ' تھی۔ 'وہ ڈاکو محمد کے رسول تھے، اور ان کی دیوانہ وار شجاعت صحرا سے ابھری۔" Uriah Smith, Daniel and the Revelation, 495-497.

نینوہ کی لڑائی جدید روم کے اُس اتوار کے قانون کے وقت ریاستہائے متحدہ پر غالب آنے کی نمائندگی کرتی ہے، لیکن یہ ایک پیریک فتح ہے، کیونکہ روم پر ایک تدریجی عدالت اتوار کے قانون سے شروع ہو جاتی ہے۔

خسرو سلطنتِ فارس کا سربراہ تھا؛ لہذا فارس، جو اتوار کے قانون پر ریاستہائے متحدہ کے سقوط کی نمائندگی کرتا ہے، وہ کلید ہے جو بائبل کی نبوت کے چھٹے مملکت کے سقوط کے وقت اتاہ گڑھے کو کھولتی ہے۔ یہ دانی ایل گیارہ کی آیات سولہ، اکتیس، اور اکتالیس کے اتوار کے قانون کی، نیز مکاشفہ تیرہ آیت گیارہ کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔

اسی آیات اور تاریخ کے بارے میں پیشرو اسٹیفن ہاسکل کے تبصرے پر غور کیجیے:

"عرب، یا سراسین، نے اس سے پہلے کبھی زمین میں کوئی اثر و رسوخ استعمال نہیں کیا تھا۔ اقوام کی تاریخ میں صحرا کے یہ آزاد مرد بمشکل کسی ذکر کے ساتھ گزر گئے تھے۔ محمدیت نے بکھرے ہوئے قبائل کو متحد کیا، اور انہیں اقوام کے فاتحین کے طور پر روانہ کیا۔ وہ تیز رفتار پیش قدمی جو سراسینی افواج کے ساتھ وابستہ تھی، بڑی حد تک رومیوں اور خسرو، جو جدید فارسی سلطنت کا سربراہ تھا، کے درمیان کشمکش کی مرہون منت تھی۔ اس کشمکش کا نتیجہ مؤخرالذکر کے سقوط کی صورت میں نکلا۔ جدید فارس ایک حائل دیوار کے طور پر قائم تھا، جو محمد کی قدرت کو قابو میں رکھے ہوئے تھی؛ لیکن جب وہ قوت گر گئی، تو وہ رکاوٹ جاتی رہی، 'اتہاہ گڑھا' کہل گیا، اور سراسین دنیا پر سیلاب کی طرح چھا گئے۔ جب 'اتہاہ گڑھا کھولا گیا، تو اس میں سے ایک دھواں اٹھا جس نے سورج کے چہرے کو چھپا دیا۔' یہ ایک نہایت قوی تمثیل ہے، جو محمدیت کے اس تاریک اثر کی نمائندگی کرتی ہے جو زمین کے روئے پر پھیلتے وقت ظاہر ہوا۔" Stephen Haskell, "The Story of the Seer of Patmos, 164, 165

روم کی تاریخ میں وہ حائل دیوار کلیسیا اور ریاست کی علیحدگی کی وہ دیوار ہے جو اتوار کے قانون پر بٹا دی جاتی ہے۔ نینوہ کی جنگ میں فارس پر روم کی پیرہک فتح کی ایک اور تہہ بھی ہے، کیونکہ نینوہ کی ایک سابقہ جنگ بھی تھی، جو ایک الفا کی نمائندگی کرتی ہے، اور 627 کی جنگ اومیگا کی نمائندگی کرتی ہے۔ وہ جنگ 612 قبل مسیح میں ہوئی تھی، یعنی تقریباً بارہ سو سال کے فاصلے سے۔ اس جنگ میں اسور ایک سہ فریقی اتحاد کے ہاتھوں شکست کھا گیا، اور یہ اسوری سلطنت کے خاتمے کی علامت بنی۔

اے۔ ٹی۔ جونز نینوہ کی الفا جنگ پر تبصرہ کرتے ہیں:

"آسور کی حکومت کے معاملات بد سے بدتر ہوتے گئے، یہاں تک کہ 612 قبل مسیح میں انہی تین ممالک کی جانب سے ایک اور عظیم بغاوت برپا ہوئی، اور اس بار اس کی قیادت خود نبوپلاسر نے کی۔ یہ بغاوت پوری طرح کامیاب رہی: نینوہ کھنڈرات کا ڈھیر بنا دیا گیا؛ اور آسوری سلطنت کو تین بڑی تقسیموں میں بانٹ دیا گیا—مادیا کے قبضہ میں شمال مشرقی علاقہ اور انتہائی شمال آیا، بابل کے قبضہ میں ایلام اور فرات و دجلہ کے تمام میدان اور وادیاں آئیں، اور مصر کے قبضہ میں فرات کے مغرب کا سارا ملک آیا۔ بابل اور مادیا کے درمیان اس اتحاد کی مہر، مادیا کے بادشاہ کی بیٹی کی نبوکدنصر، نبوپلاسر کے بیٹے، سے شادی تھی۔ آسور کے خلاف اس اتحاد میں اپنے حصے کی انجام دہی ہی کے سلسلہ میں مصر کا فرعون نخو، آسور کے بادشاہ سے فرات کے کنارے کرکمیش کے مقابل جنگ کرنے کے لیے چڑھ آیا، جب یہوداہ کا بادشاہ یوسیاہ اس سے لڑنے کو نکلا اور مجدو میں مارا گیا۔ پھر چونکہ یہ تمام مغربی علاقہ مصر کے بادشاہ سے متعلق تھا، اس لیے اسی کی فتح سے حاصل شدہ جائز حاکمیت کے استعمال میں اس نے یوسیاہ کے بیٹے شلوم کو یہوداہ کا بادشاہ ہونے سے معزول کیا، اور اس کی جگہ الیاقیم کو یہوداہ کا بادشاہ مقرر کیا، اس کا نام بدل کر یہویاقیم رکھا، اور ملک پر خراج مقرر کیا۔" A. T. Kings 23:31–35 2؛ Chronicles 3:15 1. Jones, Review and Herald, March 15, 1898

612 قبل مسیح میں نینوہ کی الفا جنگ میں اسوری سلطنت اپنے خاتمہ کو پہنچی، بالکل اسی طرح جیسے بائبل کی نبوت کی چھٹی مملکت سنڈے لا کے وقت ختم ہوتی ہے۔ اس جنگ میں غالب آنے والی قوت بابل، مصر اور مادی کی ایک سہ فریقی اتحاد تھی۔ اس زمانے کی جنگ آرائی میں بادشاہ یوسیاہ مجدو میں مر جاتا ہے، اور یوں آرمگیڈون کی تمثیل قائم کرتا ہے۔ 627 میں نینوہ کی اومیگا جنگ میں تیسرے بائے کا اسلام چھوڑ دیا جاتا ہے، کیونکہ آئین میں موجود حفاظتی دیوار بٹا دی جاتی ہے، جیسا کہ ہاسکل نے فارس کے بارے میں نوٹ کیا کہ فارس کی شکست کے ساتھ تحفظ کی "رکاوٹی دیوار" بٹا دی گئی۔ بادشاہ یوسیاہ کی مجدو میں موت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ نینوہ کی

پہلی جنگ آخری ایام میں دوسری جنگ ہے۔ نینوہ کی دو جنگوں میں سے آخری جنگ، 627 میں، جب کنجی گھمائی جاتی ہے اور گڑھا کھولا جاتا ہے، آخری ایام میں پہلی ہے، کیونکہ پہلا آخری ہوگا۔ اسور اور سہ فریقی اتحاد کے درمیان نینوہ کی پہلی جنگ آرمگیڈون تک لے جاتی ہے۔ دوسرے تاریک زمانوں کا دور نینوہ کی جنگ سے شروع ہوتا ہے اور نینوہ کی جنگ پر ختم ہوتا ہے۔

پانچویں نرسنگے کے حقائق، جو مکاشفہ باب نو کی پہلی ہلاکت ہیں، وہی ہیں جنہیں ابتدائی پیشواؤں نے مکاشفہ کی کتاب کے کسی بھی حصے کی نسبت سب سے زیادہ واضح تاریخی گواہی سمجھا۔ یوریاہ اسمتھ اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

"آیت 1۔ اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا، اور میں نے ایک ستارہ آسمان سے زمین پر گرتا ہوا دیکھا؛ اور اُسے اتھاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔"

"اس نرسنگے کی تفسیر کے لیے ہم پھر مسٹر کیتھ کی تحریروں سے استفادہ کریں گے۔ یہ مصنف برحق کہتا ہے: 'مکاشفہ کے کسی اور حصے کے بارے میں مفسرین کے درمیان ایسی یکساں موافقت شاید ہی پائی جاتی ہو جیسی پانچویں اور چھٹی نرسنگوں، یا پہلی اور دوسری مصیبتوں، کے اطلاق کو ساراسینوں اور ترکوں پر قرار دینے کے سلسلے میں پائی جاتی ہے۔ یہ امر اس قدر واضح ہے کہ اس کے غلط سمجھے جانے کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہر ایک کی تعیین کے لیے ایک دو آیات کے بجائے، کتاب مکاشفہ کا پورا نواں باب، مساوی حصوں میں، دونوں کے بیان پر مشتمل ہے۔' یوریاہ اسمتھ، Daniel and the Revelation, 495."

پطرس پانیوم میں نیش ول کے آتشی گولوں کے پیغام کی تصحیح کی ذمہ داری کے ساتھ موجود ہے، اور پہلی بار یہ دیکھا جاتا ہے کہ پہلی ہلاکت کے عناصر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے عناصر کے ساتھ کامل مطابقت رکھتے ہیں۔ یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے اس فہم کو ان نبوتی سلسلوں کے موافق کھولا جنہیں وہ پہلے ہی قائم کر چکا تھا۔ مؤرخین 627ء میں روم کی طرف سے فارسیوں پر کیے گئے اچانک حملے کی اہمیت پر گواہی دیں گے، اور جب وہ ایسا کریں گے تو وہ حملے کے وقت تک پوشیدہ رہنے کی ایک تدبیر کے طور پر موسم سرما میں ہراکلیوس کی فارس کے گرد و نواح اور پس منظر میں نقل و حرکت کو نوٹ کریں گے۔

سسٹر وانٹ ہمیں مطلع کرتی ہیں کہ روم محض "موزوں موقع" کا انتظار کر رہا ہے، اور پھر وہ ضرب لگائے گا۔

"خدا کے کلام نے آنے والے خطرے سے خبردار کیا ہے؛ اگر اس پر دھیان نہ دیا جائے، تو پروٹسٹنٹ دنیا صرف اسی وقت جان سکے گی کہ روم کے مقاصد حقیقت میں کیا ہیں، جب پھندے سے بچ نکلنے کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ وہ خاموشی کے ساتھ قوت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ اس کے عقائد قانون ساز ایوانوں میں، کلیسیاؤں میں، اور انسانوں کے دلوں میں اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔ وہ اپنی بلند و بالا اور عظیم الشان عمارتیں کھڑی کر رہی ہے، جن کے پوشیدہ گوشوں میں اس کے سابقہ مظالم دہرائے جائیں گے۔ چپکے چپکے اور بے خبر نگاہوں سے اوجھل رہ کر وہ اپنی قوتوں کو مضبوط کر رہی ہے تاکہ جب اس کے ضرب لگانے کا وقت آئے تو اپنے مقاصد کو آگے بڑھا سکے۔ اسے صرف موافق موقع اور برتر مقام درکار ہے، اور یہ اسے پہلے ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم بہت جلد دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ رومی عنصر کا مقصد کیا ہے۔ جو کوئی خدا کے کلام پر ایمان لائے گا اور اس کی فرمانبرداری کرے گا، وہ اسی سبب سے ملامت اور ایذارسانی کا نشانہ بنے گا۔" The Great Controversy, 581

جس طرح شہنشاہ برقل کے ساتھ تھا، اُسی طرح پاپائیت بھی اپنے ہدف کی طرف "چپکے سے اور غیر متوقع طور پر" بڑھتی رہی ہے، یسعیاہ باب تیس کی تکمیل میں، جہاں صور کی فاحشہ بائبل کی نبوت کے چھٹے بادشاہت کے تاریخی سلسلے کے لیے فراموش کر دی جاتی ہے۔ برقل کا خفیہ اور اچانک

حملہ اس حقیقت کی علامت ہے کہ دنیا نے 1798 سے لے کر اتوار کے قانون تک پاپائیت کو فراموش کیے رکھا۔ سطر پر سطر، پہلا افسوس تیسرے اور آخری افسوس کی نمائندگی کرتا ہے۔ پہلے افسوس میں ایک ایسا اعلان کیا جاتا ہے جو اسلام کی تاریخ اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر کیے جانے کی مدت کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہے۔

اور انہیں حکم دیا گیا کہ زمین کی گھاس کو، نہ کسی سبز چیز کو، اور نہ کسی درخت کو نقصان پہنچائیں؛ بلکہ فقط اُن لوگوں کو جن کی پیشانیوں پر خدا کی مہر نہیں ہے۔ اور انہیں یہ اختیار دیا گیا کہ انہیں قتل نہ کریں، بلکہ پانچ مہینے تک انہیں عذاب دیں؛ اور اُن کا عذاب ایسا تھا جیسا بچھو کے ڈنک کا عذاب، جب وہ کسی آدمی کو مارتا ہے۔ اور اُن دنوں میں لوگ موت کو ڈھونڈیں گے اور نہ پائیں گے؛ اور مرنے کی آرزو کریں گے، اور موت اُن سے بھاگے گی۔ مکاشفہ 4:9-6۔

نینوہ کی لڑائی میں—جو عنقریب آنے والا اتوار کے قانون ہے—کنجی پھرائے جانے سے پہلے ہی ایک لاکھ چوالیس ہزار مہر کیے جا چکے ہوتے ہیں۔ اتوار کے قانون کے وقت شہروں کی وہ ہلاکت، جس کا آغاز نیشول کے آتشی گولوں سے ہوتا ہے، ”پانچ مہینوں“ کے ایک دور کے طور پر ظاہر کی گئی ہے، جب جنگ اپنے زوروں پر ہوتی ہے اور پاپائیت کے خونریزی کے دوسرے حمام کا آغاز ہوتا ہے، جو پانچویں مہر میں قرون وسطی کے شہیدوں کو دیے گئے جواب کی تکمیل میں واقع ہوتا ہے۔

اور جب اُس نے پانچویں مہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے اُن لوگوں کی جانبیں دیکھیں جو خدا کے کلام کی خاطر اور اُس گواہی کی خاطر جو انہوں نے دی تھی قتل کیے گئے تھے۔ اور انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا، اے مالک، اے قدوس اور برحق، تو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین پر پسینے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا؟ اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید پوشاک دی گئی؛ اور اُن سے کہا گیا کہ وہ تھوڑی دیر اور آرام کریں، جب تک کہ اُن کے ہم خدمت اور اُن کے بھائی بھی، جو اُن ہی کی مانند قتل کیے جانے والے تھے، پورے نہ ہو جائیں۔ مکاشفہ 9:6-11۔

تاریک ادوار کے شہداء پہلا گروہ ہیں جو اتوار کے قانون کے بحران کے دوران جدید روم کے شہداء کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ اس بحران کے آنے سے پہلے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی جاتی ہے، اور اس مہر کیے جانے کا عمل 9/11 سے، تیسرے افسوس کے اسلام کی آمد اور آخری بارش کے چھڑکاؤ کے ساتھ، شروع ہوا۔ جب پہلے تاریک ادوار کے شہداء نے پوچھا کہ پاپائیت پر کب عدالت کی جائے گی، تو انہیں بتایا گیا کہ جب تاریک ادوار دہرائے جائیں گے تو شہداء کا ایک دوسرا گروہ ہوگا، اور یہی وہ وقت ہے جب نینوہ کی لڑائی کی کنجی جلد آنے والے اتوار کے قانون پر پوری ہوتی ہے۔ شہداء کے دوسرے گروہ کے مکمل ہونے سے پہلے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی جاتی ہے، اور مہر کیے جانے کی مدت، جو 9/11 سے شروع ہوئی، پانچویں مہر میں ظاہر کی گئی ہے، کیونکہ وہاں بیان کی گئی گفتگو مکاشفہ باب چھ، آیات NINE سے ELEVEN میں پائی جاتی ہے، یوں 9/11 کے ساتھ مہر کیے جانے کے آغاز اور انجام کو نشان زد کیا جاتا ہے۔ انجام اسلام کی ہلاکت کو متعارف کراتا ہے جیسا کہ مکاشفہ NINE, ELEVEN میں بیان کیا گیا ہے، اور جن پر مہر کی گئی ہوگی وہ دانی ایل کے اُس تجربہ کو پورا کر چکے ہوں گے جس کی نمائندگی دانی ایل NINE, ELEVEN میں کی گئی ہے۔

ہم ان امور کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔